ماہِ رمضان المبارک

فضائل و مسائل

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

- ان المبارک کی خصوصیات
- ارک میں غیر شرعی اعمال کا رواج
- ت کی برائیاں اور نقصانات
- ور افطاری کی سنتوں کا صحیح طریقہ
- ان کی اہمیت و فضیلت
- کی فضیلت حاصل کرنے کا طریقہ
- فضیلت اور اس کا ثواب
- کی حفاظت کا اہتمام
- یح اور قرآن کریم کا سننا سنانا
- کے احکام و مسائل
- و افطاری کے فضائل

رمضان المبارک کیلئے چند مسنون دعائیں

زمزم پبلشرز
نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی، فون: ۷۷۲۵۶۷۳

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
ماہ مبارک کی قدر کیجئے	۳
غیبت کی حقیقت اور اسکے نقصانات	۹
چالیس حدیثیں متعلقہ رمضان وصیام	۱۷
○ روزہ کی حفاظت	۱۹
○ قیام رمضان	۲۰
○ رمضان اور قرآن	۲۱
○ رمضان میں سخاوت	۲۱
○ روزہ افطار کرانا	۲۱
○ روزہ میں بھول کر پانی پی لینا	۲۲
○ سحری کھانا	۲۲
○ افطار	۲۲
○ روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے	۲۳
○ سردی میں روزہ	۲۳
○ جنابت روزہ کے منافی نہیں	۲۳
○ روزہ میں مسواک	۲۴
○ روزہ میں سرمہ	۲۵
○ اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے	۲۵
○ آخری عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام	۲۵
○ شب قدر	۲۶
○ اعتکاف	۲۶
○ آخری رات میں بخشش	۲۷
○ عید کا دن	۲۷
○ رمضان کے بعد دو اہم کام	۲۸
○ صدقہ فطر	۲۸
○ شوال کے چھ روزے	۲۸
○ چند مسنون دعائیں	۲۹
○ افطاری کی ایک دعاء	۲۹
○ شب قدر کی دعاء	۳۰
○ رمضان المبارک کے چار اہم کام	۳۱
○ اخلاق حسنہ سیکھنے کی دعاء	۳۱
○ مسلمانوں کیلئے فتح ونصرت کی دعاء	۳۲
○ مسلمانوں میں اتفاق ومحبت کیلئے دعاء	۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ مبارک کو مکدر نہ کیجئے

رمضان المبارک بڑا مبارک مہینہ ہے، اس میں نیکیوں کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہئے اور الحمدللہ ہر مسلمان کچھ نہ کچھ خیر کی طرف اس ماہ میں ضرور بڑھتا ہے اس ماہ میں نیکیوں کی کیا اور رمضان کی کیا خصوصیات ہیں عام طور سے اُمّت مسلمہ اس سے واقف ہے جی چاہتا ہے کہ "حسنات رمضان" کے ساتھ ساتھ مروجہ منکرات کی بھی نشاندہی کردی جائے یعنی ان برائیوں کا ذکر دیا جائے جو اس مہینہ میں عموماً لوگوں سے سرزد ہوتی ہیں، کیونکہ شیطان ہر ممکن طریق سے نیک بندوں کا روڑا بننے کے ڈھنگ نکالتا ہے۔ اور منکرات کو رواج دینے میں اس طرح کامیاب ہوجاتا ہے کہ اکثر عوام بلکہ بعض خواص بھی برائی کو نیکی سمجھنے لگتے ہیں۔ اور گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتے رہتے ہیں، سالہا سال کے مشاہدات اور تجربات کے بعد مروجہ منکرات حیطۂ تحریر میں لارہا ہوں:

(۱) ایک بہت برا رواج یہ ہوگیا ہے کہ کمسن بچوں کو روزہ رکھا کر بچے کا فوٹو اخبارات میں شائع کرایا جاتا ہے۔ اس دو باتیں قابل ذکر ہیں:

اوّل: یہ کہ کمسنی ہی میں بچے کے ذہن میں ریاکاری کا بیج بودیا جاتا ہے اور بچہ کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ روزہ رکھنا ایسا کام ہے جس کا

اخبار میں اشتہار دینا چاہئے، اور نیکی کو اچھالنا بھی ایک ضروری کام ہے، العیاذ باللہ روزہ رکھنا مقصود نہیں بلکہ شہرت مقصود ہے، سب جانتے ہیں کہ ریاکاری نیکیوں کی آری ہے اس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی، نیکی نہیں رہتی۔

دوم: تصویر کھنچوانا اور اخبارات میں شائع کرانا یہ مستقل گناہ ہے، ریا کاری کے ساتھ تصویر کشی کے گناہ میں ملوث ہوتے ہیں، بچے سے ایک نیکی کرائی اور خود گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوئے، یہ کیسی نادانی ہے؟ مسلمانوں کو اپنے ہر عمل کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ اللہ کی رضا مطلوب ہے یا اور کچھ؟

(۲) ایک رواج یہ ہے کہ افطار کی دعوتیں دی جاتی ہیں، اور جب سے کمسن بچوں سے روزہ رکھا کر ریاکاری کا سلسلہ چلا ہے اس وقت سے ان دعوتوں کا رواج اور زیادہ زور پکڑ گیا ہے، دعوت وضیافت تو اچھا کام ہے مگر اس کے ساتھ یہ جو مصیبت کھڑی ہوگئی ہے کہ افطار کرتے کرتے نماز مغرب بالکل چھوڑ دیتے ہیں یا باجماعت ترک کردیتے ہیں، یہ ایک عظیم خسارہ ہے۔ اگر دعوت نہ ہوتی تو جماعت کی نماز مسجد میں پڑھتے اور ۲۷ نمازوں کا ثواب پاتے مگر دعوت نے یہ سب ثواب ضائع کردیا، کیا مزا رہا جب دعوت انسانی کی وجہ سے دعوت رحمانی کی شرکت سے محرومی ہوگئی جس کی طرف حی علی الفلاح کے ذریعہ منادئ ربانی نے بلایا تھا، بعض حضرات بالکل تو جماعت ترک نہیں کرتے بلکہ افطاری کے بے نمازی بلکہ بے روزہ دار مہمانوں کو چھوڑ کر مسجد میں پہنچ کر ایک دو رکعت پا لیتے ہیں۔ ان میں وہ حضرات بھی ہوتے ہیں جو دوسرے مہینوں میں صف اوّل

اور تکبیر اولیٰ ناغہ نہیں ہونے دیتے، مگر رمضان جیسے مبارک ماہ میں جو ازدیاد حسنات (نیکیاں زیادہ کرنے) کا مہینہ ہے صف اوّل اور تکبیر اولیٰ کے عظیم ثواب کو افطاری کی نذر کردیتے ہیں، اللہ تعالیٰ سمجھ دے۔ اور ہاں بعض ضیافتوں میں مولوی حافظ قاری حضرات موجود ہوتے ہیں، یہ صاحب دعوت ہی کے گھر میں جماعت کی نماز پڑھا دیتے ہیں۔ جماعت کا ثواب تو مل جاتا ہے مگر دو باتیں اس میں بھی قابل توجہ ضروری ہیں، ایک تو وہی بات جو ابھی عرض کی گئی کہ جس ماہ میں زیادہ نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے اس میں بڑی جماعت کی شرکت چھوڑی اور مسجد جانے پر جو ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اس سے محروم ہوئے، دوسرے یہ کہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھروں میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں کرنا شریعت کے مزاج کے خلاف ہے اور سُنّت نبویہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ) کے ساتھ بالکل اس کا جوڑ نہیں بیٹھتا، ہر نیک کام کی رفعت و بلندی کا معیار سُنّت کے مطابق ہونا ہے۔ تھوڑا تھوڑا ہٹنے سے آگے چل کر بہت زیادہ ہٹ جاتے ہیں، بہت سی بدعتوں نے اسی طرح رواج پایا ہے۔

شاید کوئی صاحب یہ خیال فرمائیں کہ دعوت جیسی نیکی سے روکا جارہا ہے حالانکہ یہ سُنّت کا کام ہے، سُنّت ہونے میں کیا شک ہے، مگر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا کیا سُنّت نہیں ہے؟ ضرور سُنّت ہے اور بہت بڑی سُنّت ہے، اس کو ترک نہ کرو، اور دعوت بھی خوب کھاؤ، جس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحب دعوت سے کھجوریں لے کر افطار کرلیں اور نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں اور نماز سے فارغ ہو کر اچھی طرح ماحضر نوش جان فرمالیں۔

بات یہ ہے کہ شریعت کی پاسداری ملحوظ خاطر ہو تو ہر بات کا دھیان

رہے، چونکہ دنیا داری کے اصول پر ادلے بدلے کے عنوان سے دعوتیں ہوتی ہیں، بلکہ الیکشن جیتنے تک کے مضمرات اس میں پوشیدہ ہوتے ہیں، ووٹروں اور سپورٹروں کو دعوت کے ذریعہ مانوس کیا جاتا ہے اور یہ دعوتیں چیئرمینوں اور ممبروں بلکہ وزیروں اور ان کے مشیروں اور عزیزوں کو بطور رشوت کھلائی جاتی ہیں اس لئے شریعت کے اصول کا خیال نہیں رہتا۔ خدارا ذرا غور کریں کیا ایسی دعوتیں سُنّت ہیں جن پر نماز یا نماز باجماعت کو قربان کیا جاسکے، پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نام تو ہے "افطار پارٹی" کا، مگر اس میں چونکہ مندرجہ بالا اصول کے مطابق دعوت دی جاتی ہے اس لئے اکثر بے روزہ دار بھی تشریف لاکر روزہ کھول لیتے ہیں کلا بل لایخافون الاخرۃ۔

(٣) بعض مساجد میں تراویح کا بوجھ اتارنے کے لئے عشا کی اذان وقت سے پہلے دے دیتے ہیں، حالانکہ اذان وقت ہونے کے بعد ہونی چاہئے۔ اور مسجد سے جلد نکل کر ہوٹل میں بیٹھنے کے لئے تیز رفتار حافظ ریل کو ترجیح دیتے ہیں خواہ حروف کٹنے کی وجہ سے ایک آیت بھی صحیح نہ ہو۔

(٤) بہت سی عورتیں تراویح نہیں پڑھتی ہیں اور اس کو صرف مردوں کے کرنے کا کام سمجھا جاتا ہے حالانکہ نماز تراویح بالغ مرد و عورت سب کے لئے سُنّت مؤکدہ ہے۔

(٥) بعض لوگ پورے ماہ تراویح پڑھنا ضروری خیال نہیں کرتے بلکہ صرف ایک بار قرآن مجید سن لینا کافی سمجھتے ہیں، خواہ جتنے دن میں بھی ختم ہوجائے، حالانکہ تراویح رمضان کی آخری رات تک پڑھنا سُنّت موکدہ ہے اور ختم قرآن مستقل سُنّت ہے۔

(۶) بعض مساجد میں نابالغ کے پیچھے نماز تراویح پڑھ لیتے ہیں، اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہونے کے بھی مدعی ہیں، حالانکہ حنفی مذہب میں نابالغ کی اقتداء میں فرض، سُنّت، نفل کچھ جائز نہیں۔

(۷) ختم کے دن برقی قمقموں اور رنگ برنگ کی لمبی لمبی لائٹوں سے مساجد کی سجاوٹ کی جاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کے باعث منتظمین مسجد اس رات کو نماز باجماعت بلکہ پوری یا آدھی تراویح کی شرکت سے بھی محروم ہوجاتے ہیں، بھلا قلوب کو منور کرنے والے انوار قرآنیہ کے سامنے اس ظاہری آرائش کی کیا ضرورت ہے؟ محققین کے نزدیک یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے جس کے لئے شریعت میں وعیدیں آئی ہیں۔

(۸) مشروط یا معروف طریقہ پر تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حفاظ کو خدمت کے نام سے رقم دی جاتی ہے جس کا لینا دینا ناجائز ہے۔

(۹) مسجد کی سجاوٹ اور مٹھائی نیز حافظ صاحب کو دینے کے لئے چندہ کیا جاتا ہے جو بہت سے حضرات خوش دلی سے نہیں بلکہ محلّہ کے بڑے لوگوں کا منہ دیکھ کر دیتے ہیں اور وفد جانے کے دباؤ سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں حالانکہ جب تک طیب نفس سے نہ دیا جائے اس وقت تک کسی کا ایک پیسہ لینا بھی حلال نہیں ہوتا، اگر کسی ضرورت سے چندہ کرنا ہو تو صرف ضرورت سامنے رکھ دیں پھر جس کا جی چاہے خود سے دے یا نہ دے۔ وفد بنا کر جانا زور ڈالنے کے لئے ہوتا ہے جو شرعاً صحیح نہیں۔

(۱۰) عموماً اکثر مساجد میں اعتکاف کے لئے کوئی نہیں بیٹھتا حالانکہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سُنّت موکدہ علی الکفایہ ہے، کوئی بھی نہ

کرے گا تو سب گنہگار ہوں گے۔ بعض جگہ اپاہج قسم کے لوگوں کو روٹی کپڑے کا لالچ دے کر اعتکاف میں بٹھا دیتے ہیں اور یہ لوگ اکثر مسائل سے بھی واقف نہیں ہوتے اور یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اعتکاف مسجد سے باہر رہنے سے فاسد ہوجاتا ہے۔

اور ایسے لوگوں کو اس لئے انتخاب کرتے ہیں کہ مال و دولت والے حضرات مسجد میں دس دن گذرانے کو کسر شان سمجھتے ہیں یا دنیاوی مشغولیتوں کو اللہ کے گھر میں رہنے سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، یہ حب دنیا ہے۔

(۱۱) شبینوں میں یا تہجد کے وقت بعض مساجد یا خانقاہوں میں نوافل کی جماعتیں ہوتی ہیں، حالانکہ غیر فرائض کی جماعت مکروہ تحریمی ہے البتہ اگر صرف دو تین مقتدی ہوں تو گنجائش ہے لہٰذا نوافل باجماعت نہ پڑھیں، اگر شبینہ کرنا ہو تو تراویح میں پڑھیں بشرطیکہ سب توجہ سے سنیں، قرآن کی طرف سے بے التفاتی نہ ہو اور ضعیفوں کی رعایت بھی ضروری ہے، ان کے لئے چھوٹی سورتوں سے پہلے تراویح پڑھا دیں۔

وباللہ التوفیق

غیبت کیا ہے؟

سورہ حجرات میں فرمایا:

﴿ولا یغتب بعضکم بعضا﴾

"کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو"۔

پھر فرمایا:

﴿ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ﴾

"کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، سو اس کو تم ناگوار سمجھتے ہو"۔

یعنی غیبت کرنا اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے جیسے تمہیں مردار بھائی کا گوشت کھانا گوارا نہیں اسی طرح غیبت کرنا بھی ناگوار ہونا لازم ہے۔ بات یہ ہے کہ غیبت بہت بڑی بلا ہے، نمازی اور تقویٰ کے دعویدار اور اپنی بزرگی کا گمان رکھنے والے تک اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دنیا میں کچھ محسوس نہیں ہوتا قیامت کے دن جب اتنی چھوٹی سی زبان کی کھیتیاں کاٹنی پڑیں گی اس وقت احساس ہوگا کہ ہائے ہم نے کیا

کیا۔ لیکن اس وقت کا پچھتانا کچھ کام نہ دے گا۔ پہلے اس بات کو سمجھیں کہ غیبت کیا چیز ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے سوال فرمایا کہ:

"تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ذکرک اخاک بمایکرہ کہ تمہارا اپنے بھائی کو اس طرح یاد کرنا کہ اسے برا لگے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ جو بات میں بیان کر رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی کے اندر موجود ہو تو اسے بیان کرنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا اگر تیرے بھائی میں وہ عیب کی بات موجود ہے جسے تو بیان کر رہا ہے تب ہی تو غیبت ہوئی اور اگر تو نے کوئی ایسی بات بیان کی جو اس کے اندر نہیں ہے تب تو تو نے اس پر بہتان باندھا"۔ (رواہ مسلم صفحہ ۳۲۲ جلد ۲)

اس سے معلوم ہوگیا کہ واقعی عیب اور خرابی کو بیان کرنا ہی غیبت ہے یہ جو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ میں کوئی غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں میں تو اس کے منہ پر کہہ سکتا ہوں۔ حدیث مذکورہ بالا سے ان لوگوں کی جرأت بیجا کا پتہ چلا جو بڑی بے باکی کے ساتھ غیبتیں کرتے ہیں اور اپنے نفس کو یوں سمجھالیتے ہیں کہ ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سچ کہنے ہی کا نام غیبت ہے۔ اگر جھوٹی بات کسی کے ذمہ لگادی تو وہ تو تہمت دھرنا ہوا اس میں دوگنا گناہ ہے۔ ایک گناہ تہمت دھرنے کا دوسرا

غیبت کرنے کا۔ یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اپنے بھائی کو ایسے طریقہ پر یاد کرنا جس سے اسے ناگواری ہو'' اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کے سامنے کہنا بھی غیبت ہے اور تہمت دھرنا بھی غیبت میں شامل ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں سننے والے کو ناگوار ہوتی ہیں غیبت کی بنیاد یہ ہے کہ جس شخص کے بارے میں کچھ کہا جارہا ہے وہ اسے برا لگے سامنے ہو یا پیچھے۔

غیبت کا تعلق چونکہ حقوق العباد سے ہے اس اعتبار سے غیبت سے بچنے کا اہتمام کرنا بہت زیادہ ضروری ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

> ''غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم غیبت زنا سے زیادہ سخت کیسے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص زنا کر لیتا ہے تو پھر توبہ کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے اور اگر کوئی شخص غیبت کر لے تو اس وقت تک اس کی مغفرت نہ ہو گی جب تک وہ شخص معاف نہ کردے جس کی غیبت کی''۔ (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۵)

بات یہ ہے کہ غیبت کرنے میں حق تعالیٰ اور حق العبد دونوں کا ضائع کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چونکہ غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے اس لئے غیبت کرنا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور چونکہ بندہ کی بھی بے آبروئی ہے اس لئے اس کا حق بھی ضائع کیا، اس کا نام احترام سے لیا جاتا یا کم از کم

اس کی برائی نہ کی جاتی۔ جب غیبت کر لے تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی مانگ لے۔ البتہ بعض اکابر نے یہ فرمایا ہے کہ اگر اسے اطلاع پہنچ گئی ہو تو معافی مانگے اور اگر اطلاع نہ پہنچی ہو تو اس کے لئے اتنی بار مغفرت کی دعا کرے کہ دل یہ گواہی دے دے کہ غیبت کی تلافی ہو گئی۔ ایک حدیث میں ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تو اس کے لئے استغفار کرے جس کی غیبت کی ہے اور یوں دعا کرے:

﴿اللھم اغفرلنا ولہ﴾

"اے اللہ ہماری اور اس کی مغفرت کر دے"۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۱۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جس رات کو مجھے معراج کرائی گئی ایسے لوگوں پر میرا گزر ہوا جس کے تانبے کے ناخن تھے وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل رہے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ کون لوگ ہیں انہوں نے نہ بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی بے آبروئی کرتے تھے یعنی برا کہتے تھے"۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

غیبت کرنے والے آیت کریمہ اور احادیث شریفہ کے مضامین پر اور اس سلسلہ کی وعیدوں پر غور کریں۔

جس طرح غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح غیبت سننا بھی حرام ہے، اگر

کوئی شخص کسی کی غیبت کر رہا ہو تو سننے والے پر لازم ہے کہ اس کی کاٹ کرے اور جس کی غیبت ہو رہی ہے اس کا دفاع کرے۔ حضرت اسماء بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"جس کسی نے اپنے بھائی کی طرف سے دفاع کیا جس کا گوشت غیبت کے ذریعہ کھایا جا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اسے دوزخ سے آزاد کردے"۔

اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جو بھی کوئی مسلمان اپنے بھائی کی آبرو کا دفاع کرے اللہ تعالیٰ شانہ کے ذمہ ہو گا کہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ کو اس سے دور رکھے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ وکان حقا علینا نصرالمؤمنین تلاوت فرمائی"۔ (ذکرھما صاحب المشکوٰۃ صفحہ ۴۲۴)

حضرت جابر اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جس کسی مسلمان کی کسی جگہ بے حرمتی کی جارہی ہو اور اس کی آبرو گھٹائی جارہی ہو اور وہاں جو شخص موجود ہو اس کی مدد نہ کرے یعنی برائی کرنے والے کو اس کے عمل سے نہ روکے اللہ تعالیٰ ایسی جگہ

میں اسے بغیر مدد کے چھوڑ دے گا جہاں وہ اپنی مدد کا خواہش مند ہوگا اور جس کسی نے مسلمان کی ایسی جگہ مدد کی جہاں اس کی آبرو گھٹائی جارہی ہو اور بے حرمتی کی جارہی ہو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ایسی جگہ میں مدد فرمائے گا جہاں وہ اپنی مدد کا خواہش مند ہوگا"۔ (ایضاً)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ غیبت کرنا بھی حرام ہے اور غیبت سننا بھی حرام ہے اگر کوئی شخص کسی کی غیبت کرنے لگے تو اس کا دفاع کرے۔

یہ جو ارشاد فرمایا:

﴿ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ﴾

اس بارے میں حدیث شریف میں بھی ایک واقعہ مروی ہے اور وہ یہ ہے کہ:

"ایک صحابی نے زنا کرلیا تھا جن کا نام ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چار مرتبہ اقرار کیا کہ میں نے ایسا کیا ہے۔ پھر ان کو سنگسار کردیا گیا یعنی پتھروں سے مار کر ہلاک کردیا گیا۔ ایک شخص نے اپنے ساتھی سے راہ چلتے ہوئے کہا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی لیکن اس سے رہا نہ گیا یہاں تک کہ

کتے کی طرح اس کی رجم کی گئی یعنی پتھروں سے مارا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی اور خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر آگے بڑھے تو ایک مردہ گدھے پر گذر ہوا جو اوپر کو ٹانگ اٹھائے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا فلاں فلاں کہاں ہیں؟ (ایک بات کہنے والا اور دوسرا بات سننے والا) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں۔ فرمایا تم دونوں اترو اور اس مردار گدھے کی نعش سے کھاؤ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس میں سے کون کھا سکتا ہے آپ نے فرمایا وہ جو ابھی تم نے اپنے بھائی کی بے آبروئی کی ہے وہ اس گدھے کی نعش کھانے سے زیادہ سخت ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے"۔ (رواہ ابوداؤد صفحہ ۲۵۲ جلد ۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردہ کی غیبت کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ زندہ کی غیبت کرنا حرام ہے۔

فائدہ: یہ ضروری نہیں کہ زبان سے جو غیبت کی جائے وہی غیبت ہو آنکھ کے اشارے سے ہاتھ کے اشارہ سے نقل اتارنے سے بھی غیبت ہوتی ہے کسی کی اولاد میں عیب نکالے کسی کی بیوی کا کوئی عیب بیان کر دے اس میں ڈبل غیبت ہے باپ کی بھی اور اولاد کی بھی بیوی کی بھی اور شوہر کی بھی بہت سے لوگوں کو غیبت کا ذوق ہوتا ہے جس سے ملتے

ہیں جہاں ملتے ہیں کسی نہ کسی کا برائی کے ساتھ تذکرہ کر دیتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے بچنے کی کوئی فکر نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ شانہ سب کو فکر آخرت نصیب فرمائے، آمین۔

چالیس حدیثیں

متعلّقہ

رمضان وصیام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) فرمایا نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان کے ہر عمل کا ثواب دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ خاص میرے لئے اور میں خود اس کی جزا دوں گا، بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میرے لئے چھوڑتا ہے۔ پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہو گی جب خدا سے ملاقات کرے گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے اور روزے ڈھال ہیں (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتے ہیں) جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ

کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (لڑنا جھگڑنا، گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں) (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۲) فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جن میں سے کوئی دروازہ (ختم رمضان تک) بند نہیں کیا جاتا ہے، اور خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب کرنے والے آگے بڑھ اور اے شر کے تلاش کرنے والے رک جا، اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں۔ اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۳) فرمایا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ریان (یعنی سیرابی کرنے والا) ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔

(بخاری و مسلم عن سہل)

(۴) فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھ لیا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کردیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے۔

(بخاری عن ابی سعیدؓ)

(۵) فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے (جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو) رمضان کا روزہ چھوڑ دیا۔ تو اگرچہ (بعد میں) اس کو رکھ لیا تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

(احمد عن ابی ہریرہؓ)

مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر کے روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر و ثواب نہ پائے گا جو رمضان میں روزہ رکھنے سے ملتا ہے گو قضاء کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

روزہ کی حفاظت

(۶) فرمایا فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کے لئے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت وغیرہ کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لئے (ریا کاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ (دارمی عن ابی ہریرہؓ)

(۷) فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے جب تک کہ روزہ دار (جھوٹ بول کر یا غیبت وغیرہ کر کے) اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

(نسائی عن ابی عبیدہؓ)

(۸) فرمای سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے روزہ رکھ

کر بری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو خدا کو اس کی کچھ
حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(بخاری عن ابی ہریرہؓ)

قیام رمضان

(۹) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا (تراویح وغیرہ پڑھی) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے، اور جس نے شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھ کر اس کے اب تک کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ)

(۱۰) فرمایا فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزے اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے، روزے کہیں گے اے رب ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا لہٰذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرما لیجئے۔ قرآن عرض کرے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما لیجئے۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔ (بیہقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمرؓ)

رمضان اور قرآن

(۱۱) فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی، رمضان کی ہر رات میں جبرئیل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کو قرآن مجید سناتے تھے۔ جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں سخاوت

(۱۲) فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ جب رمضان داخل ہوتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

مطلب یہ ہے کہ آپ یوں بھی کسی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے مگر رمضان میں اس کا مزید اہتمام ہو جاتا تھا۔

روزہ افطار کرانا

(۱۳) فرمایا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا یا مجاہد کو سامان دے دیا تو اس کو روزہ دار اور مجاہد جیسا اجر ملے گا۔ (بیہقی فی الشعب عن زید بن خالدؓ)

اور غازی اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔

روزہ میں بھول کر کھاپی لینا

(۱۴) فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ میں بھول کر کھاپی لے تو روزہ پورا کرلے کیوں کہ (اس کا کچھ قصور نہیں) اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (بخاری ومسلم عن ابی ہریرہؓ)

سحری کھانا

(۱۵) فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سحری کھایا کرو کیوں کہ سحری میں برکت ہے۔ (بخاری مسلم عن انسؓ)

(۱۶) فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

(مسلم عن عمرو بن العاصؓ)

(۱۷) فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سحری کھانے والوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی عن ابن عمرؓ)

افطار

(۱۸) فرمایا نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگ ہمیشہ خیر پر ہی رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ یعنی

غروب آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے۔

(بخاری و مسلم عن سہلؓ)

(۱۹) فرمایا رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ادھر سے رات آگئی (یعنی مشرق سے) اور ادھر سے (یعنی مغرب سے) دن چلا گیا تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہوگیا (آگے انتظار کرنا فضول ہے بلکہ مکروہ ہے)۔ (مسلم عن عمرو بن العاص)

(۲۰) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو، کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لے۔ کیونکہ وہ (ظاہر و باطن) کو پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی عن سلمان بن عامرؓ)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

(۲۱) فرمایا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

سردی میں روزہ

(۲۲) فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔ (ترمذی عن عامرؓ)

مفت کا ثواب اس لئے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گذر جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ

سے گریز کرتے ہیں۔

جنابت روزہ کے منافی نہیں

(۲۳) فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رمضان المبارک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت جنابت صبح ہو جاتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی نہیں (بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

مطلب یہ کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمائی پھر طلوع آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھ لی اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالت جنابت میں گذرا اس لئے روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے۔ ہاں اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا۔ ان دنوں کی قضاء بعد میں فرض ہے۔ یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

روزہ میں مسواک

(۲۴) فرمایا حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت روزہ اتنی بار مسواک کرتے دیکھا

ہے کہ جس کا میں شمار نہیں کر سکتا۔ (ترمذی)

مسواک تر ہو یا خشک روزہ میں ہر وقت کر سکتے ہیں البتہ منجن، ٹوتھ پاؤڈر، ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

روزہ میں سرمہ

(۲۵) فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں روزہ میں سرمہ لگا لوں؟ فرمایا لگا لو۔ (ترمذی)

اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے

(۲۶) فرمایا فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ (بیہقی عن ابی ہریرہؓ)

آخری عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام

(۲۷) فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے تھے۔ (مسلم)

(۲۸) فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تہمد کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

شب قدر

(۲۹) فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آچکا ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر جو عبادت کی قدر وقیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس رات سے محروم ہوگیا کل خیر سے محروم ہوگیا۔ اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا پورا محروم ہو۔ (جسے ذوق عبادت بالکل نہیں اور جو فکر کی سعادت سے خالی ہے)۔ (ابن ماجہ عن انسؓ)

(۳۰) فرمایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(بخاری شریف عن عائشہؓ)

اعتکاف

(۳۱) فرمایا محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔ (ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارج مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے۔ اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا، ان کا ثواب بھی پاتا ہے۔

آخری رات میں بخشش

(۳۲) فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کی آخری رات میں اُمّت محمدیہ کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا نہیں! (یہ فضیلت آخری رات کی ہے۔ شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے جب کام پورا کر دیتا ہے۔ اور آخری شب میں عمل پورا ہوجاتا ہے لہٰذا بخشش ہوجاتی ہے۔ (احمد عن ابی ہریرہؓ)

عید کا دن

(۳۳) فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں جو ہر اس بندۂ خدا کے لئے دعا کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہا ہو۔ پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا۔ اور فرماتے ہیں کہ اے میرے

فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی جزا کیا ہے جس نے عمل پورا کر دیا ہو، وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں۔ قسم ہے میرے عزت وجلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخشدیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا لہٰذا اس کے بعد (عیدگاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔

رمضان کے بعد دو اہم کام

۱ صدقۂ فطر

(۳۴) فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کی روزی کے لئے مقرر فرمایا۔ (ابوداؤد)

۲ شوال کے چھ روزے

(۳۵) فرمایا فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے رمضان کے

روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل) روزے شوال (یعنی عید) کے مہینے میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ملے گا اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے تو) گویا اس نے ساری عمر کے روزے رکھے۔ (مسلم عن ابی ایوبؓ)

چند مسنون دعائیں

(۳۶) فرمایا معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: "اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر کھولا"۔

(۳۷) فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

ذھب الظما و ابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی۔ (ایضاً عن ابن عباسؓ)

ترجمہ: "پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا"۔

افطار کی ایک اور دعاء

(۳۸) اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شیء ان تغفرلی ذنوبی۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: ”اے اللہ میں آپ کی اس رحمت کے ذریعے سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرما دیں“۔

یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

(۳۹) جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے:

افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکة۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: ”روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں“۔

ایک جگہ افطار کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی۔

شب قدر کی دعاء

(۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کونسی ہے تو (اس رات میں) کیا دعا کروں؟ فرمایا (دعا میں) یوں کہو:

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔ (ترمذی)

ترجمہ: ”اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا مجھے معاف کر دے“۔

رمضان المبارک کے چار اہم کام

① لا الہ الا اللہ کی کثرت۔
② استغفار میں لگے رہنا۔
③ جنت نصیب ہونے کا سوال۔
④ دوزخ سے پناہ میں رہنے کی دعا کرنا۔

(فضائل، مضان بحوالہ صحیح ابن خزیمہ)

اخلاق حسنہ سیکھنے کی دعاء

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق والا عمال والاھواء والادواء﴾ (ترمذی)

"شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے اے میرے خدا میں پناہ لیتا ہوں تیرے ساتھ بری عادتوں، برے کاموں، بری خواہشوں اور بری بیماریوں سے"۔

مسلمانوں کے لئے فتح ونصرت کی دعاء

﴿اللھم بعزۃ وجھک الکریم اعزالاسلام والمسلمین اذل الشرک والمشرکین﴾

(صحیحین)

"اے خدا! اپنی عزت والی ذات کے جلال سے غالب کردے اسلام کو اور اسلام والوں کو، اور مغلوب کردے شرک کو اور شرک کرنے والوں کو"۔
(صحیحین)

مسلمانوں میں اتفاق و محبت کے لئے دعاء

﴿اللهم الف بين قلوبنا واصلح ذات بيننا واهدنا سبل السلام ونجنا من الظلمت الى النور وجنبنا الفوحش ماظهر منها وما بطن ۞﴾ (ابوداؤد)

"اے اللہ ہمارے دلوں کے اندر الفت ڈال دے اور ہمارے درمیان صلح کرادے۔ اور ہمیں سلامتی کے راستے دکھا اور ہمیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے چل اور بچالے ہم کو ہر قسم کی ظاہری اور باطنی بے حیائی سے"۔